(حصہ دوم)

باب 8

قومی آمدنی کے بنیادی تصورات

(Basic Concepts of National Income)

8.1 قومی آمدنی کا مفہوم (Meaning of National Income)

قومی آمدنی کا مطلب جاننے سے پہلے آمدنی کے اصطلاحی معنی سمجھنا ضروری ہے۔ وہ صلہ یا معاوضہ جو کوئی شخص اپنی ذہنی (Mental)، جسمانی (Physical) محنت یا کاوش سے جو اشیا و خدمات کی پیدائش کے سلسلے میں سرانجام دے کر حاصل کرتا ہے، آمدنی کہلاتا ہے۔ عام طور پر کسی ملک میں آمدنی حاصل کرنے کے صرف چار ہی اہم ذرائع ہیں جنہیں عاملینِ پیدائش کہا جاتا ہے۔ اگر ان تمام عاملینِ پیدائش (یعنی زمین۔محنت۔سرمایہ اور تنظیم) کی منظّم خدمات کے معاوضوں کو جو وہ لگان۔ اُجرت۔ سود اور منافع کی صورت میں حاصل کرتے ہیں جمع کر لیا جائے تو قومی آمدنی حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عاملینِ پیدائش کو مالی معاوضے اشیا و خدمات پیدا کرنے کے صلے میں ملتے ہیں۔ لہٰذا اشیا و خدمات کی زری مالیت (Money value) عاملینِ پیدائش کے معاوضوں کے برابر ہوتی ہے۔ اس طرح قومی آمدنی کی تعریف دو طرح سے کی جا سکتی ہے۔

8.2 قومی آمدنی کی تعریف (Definition of National Income)

قومی آمدنی سے مراد وہ کل آمدنی ہے جو کسی ملک کے افراد یا عاملینِ پیدائش مثلاً زمین۔ محنت۔ سرمایہ اور تنظیم اپنے استعمال کے عوض حاصل کرتے ہیں۔

الفرڈ مارشل کے الفاظ میں:

" کسی ملک کے افراد اپنے دستیاب سرمائے اور قدرتی وسائل کو استعمال میں لا کر جتنی مالیت کی اشیا و خدمات ایک سال کے عرصہ کے دوران پیدا کرتے ہیں اس کو قومی آمدنی کہا جاتا ہے"۔

گویا الفرڈ مارشل کی تعریف کی رو سے کسی ملک کے چاروں عاملینِ پیدائش (یعنی زمین۔ محنت۔ سرمایہ اور تنظیم) مل کر ایک سال میں جو اشیا (مثلاً گندم، چاول، کپاس، کپڑا، سائیکل، سیمنٹ، لوہا اور تیل وغیرہ) و خدمات (مثلاً ڈاکٹر، استاد، وکیل، انجینئر اور کلرک وغیرہ) مہیا کرتے ہیں اس کی مالیت کو قومی آمدنی کا نام دیا جاتا ہے۔

پال اے سیموئیل سن (Paul. A. Samuelson) نے قومی آمدنی کی تعریف یوں کی ہے۔

''کسی ملک میں ایک سال کے دوران پیدا ہونے والی تمام اشیا و خدمات کے سالانہ بہاؤ کی زری قدر و قیمت کا نام قومی آمدنی ہے''۔

اس تعریف کی رو سے قومی آمدنی کا تعین کرتے وقت ان اُمور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔اول یہ کہ قومی آمدنی ایک سال کے دوران اشیاوخدمات کی مالیت کے بہاؤ کا نام ہے چاہے وہ اشیا استعمال ہو چکی ہوں یا بچ گئی ہوں۔دوسرا قومی آمدنی کا تعین ہمیشہ روپے پیسے کی شکل یعنی زری مالیت میں کیا جاتا ہے کیونکہ اشیاوخدمات کی مالیت معلوم کرنے کیلئے کوئی دوسرا طریقہ پیچیدگی کا باعث بن سکتا ہے۔مثال کے طور پر ملک میں ایک سال کے دوران پیدا ہونے والی تمام اشیاوخدمات کی مالیت کا اندازہ ترازو میں تولنے،انچوں یا میٹروں میں ناپنے کی صورت میں مشکلات درپیش آسکتی ہیں۔

8.3 قومی آمدنی کے مختلف تصورات (Different Concepts of National Income)

قومی آمدنی کے مختلف تصورات درج ذیل ہیں۔

(1) خام ملکی یا داخلی پیداوار (Gross Domestic Product (GDP

(2) خام قومی پیداوار Gross National Product (GNP)

(3) خالص قومی پیداوار (Net National Product (NNP

(4) قومی آمدنی National Income (NI)

(5) شخصی آمدنی Personal Income (PI)

(6) قابل تصرف شخصی آمدنی Disposable Personal Income (DPI)

(1) خام ملکی یا داخلی پیداوار (Gross Domestic Product)

خام ملکی یا داخلی پیداوار سے مراد اشیاوخدمات کی وہ مقدار جو ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر موجود عاملین پیدائش نے ایک سال میں پیدا کی ہو قطع نظر اس کے کہ وہ عاملینِ پیدائش کس کی ملکیت ہیں۔مثال کے طور پر پاکستان میں جاپان کے تعاون سے ”پاک سوزوکی موٹرز کمپنی“ میں کام کرنے والے انجینئرز خواہ وہ پاکستانی ہوں یا جاپانی ان کی کمائی ہوئی رقوم کو پاکستان کی خام ملکی پیداوار میں شامل کیا جائے گا کیونکہ کارسازی کا پلانٹ پاکستان کی جغرافیائی حدود کے اندر اشیاوخدمات فراہم کر رہا ہے۔اس لئے اس سے حاصل ہونے والی آمدنی پاکستان کی خام ملکی پیداوار میں شامل کی جائے گی۔اس کے برعکس اگر پاکستان کے انجینئرز بیرونِ ملک خدمات فراہم کر رہے ہوں۔وہ جو رقوم پاکستان میں اپنے رشتہ داروں کو بھیجتے ہیں ان کو پاکستان کی خام ملکی یا داخلی پیداوار میں شامل نہیں کیا جاتا کیونکہ پاکستانی انجینئرز کی خدمات ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر سرانجام نہیں دی گئیں۔ان رقوم کو ان بیرونی ممالک کی خام داخلی پیداوار میں ہی شامل کیا جائے گا جہاں یہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں۔لہٰذا خام ملکی پیداوار کسی ملک کے صرف اندرونی ذرائع سے حاصل ہونے والی اشیاوخدمات کی مالیت کے مجموعے کا نام ہے۔چاہے یہ خدمات ملکی یا غیر ملکی افراد نے فراہم کی ہوں۔

پس خام ملکی پیداوار ”ایک سال کے دوران ملک کے اندر پیدا ہونے والی اشیاوخدمات کی مروجہ قیمتوں (Market price) پر کل مالیت کے مجموعے کا نام ہے۔“

(2) خام قومی پیداوار (Gross National Product)

اشیاوخدمات کا مجموعہ جو کسی ملک کے افراد خواہ وہ ملک میں ہوں یا ملک سے باہر ایک سال میں پیدا کرتے ہیں اسے خام قومی پیداوار کا نام دیا جاتا ہے۔ گویا کسی ملک کے لوگ دستیاب قدرتی وسائل اور سرمائے کی مدد سے ایک سال میں جو زرعی پیداوار (مثلاً گندم، کپاس، پھل وغیرہ) صنعتی پیداوار (مثلاً کاریں، ٹی وی، سائیکل اور سیمنٹ وغیرہ) معدنی پیداوار (مثلاً گیس، تیل اور لوہا وغیرہ) اور خدمات (مثلاً وکیل، ڈاکٹر اور استاد وغیرہ) مہیا کرتے ہیں ان کی مجموعی زری مالیت کو جمع کر لینے سے خام قومی پیداوار حاصل ہو جاتی ہے۔

پروفیسر سٹینلے فشر (Stanley Fischer) نے خام قومی پیداوار کی تعریف اس طرح کی ہے۔

''کسی ملک کے ذرائع پیداوار کسی مخصوص عرصہ میں اشیاوخدمات کی جو مقدار پیدا کرتے ہیں۔ اگر اس مقدار کی زری مالیت کو جمع کر لیا جائے تو یہ مقدار اس ملک کی خام قومی پیداوار کہلائے گی''۔

سادہ الفاظ میں خام قومی پیداوار سے مراد ہے:-

''اشیاوخدمات کی وہ مقدار جو کسی ملک کے عاملین پیدائش کی مدد سے ایک سال کے عرصہ میں پیدا ہوتی ہے اور جب یہ اشیاوخدمات پیداوار کے آخری مرحلہ میں ہوں تو ان کی زری مالیت معلوم کر کے اس کو جمع کر لیا جاتا ہے''۔

خام قومی پیداوار، خام ملکی پیداوار سے مختلف ہے کیونکہ خام قومی پیداوار میں خالص غیر ملکی آمدنیاں بھی شامل ہوتی ہیں مثلاً بیرونِ ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کی بھیجی جانے والی رقوم خام قومی پیداوار میں جمع کی جاتی ہیں جبکہ خام ملکی پیداوار میں صرف اندرون ملک حاصل ہونے والی آمدنیاں شامل ہوتی ہیں۔

خام قومی پیدوار = خام ملکی پیداوار + بیرونی ممالک سے پاکستانی افراد کی بھیجی ہوئی رقوم - غیر ملکی افراد کی اپنے ممالک کو بھیجی ہوئی رقوم

خام قومی پیداوار کا تعین کرتے وقت درج ذیل احتیاطیں ضروری ہیں تاکہ خام قومی پیداوار کے صحیح اعداد و شمار حاصل ہو سکیں۔

1) کسی شے کی مالیت کو ایک سے زیادہ مرتبہ شمار نہ کیا جائے۔ اس لئے دوہری گنتی سے بچنے کیلئے ہمیشہ شے کی حتمی شکل کی قیمت جمع کرنی چاہیے مثلاً کپاس، دھاگے اور سلائی کی قیمت کی بجائے شرٹ کی قیمت قومی آمدنی میں شامل کرنی چاہیے۔

2) صِرف رواں سال میں پیدا ہونے والی اشیاوخدمات کی مالیت کو خام قومی پیداوار معلوم کرنے کیلئے جمع کیا جائے۔

3) بیرون ملک کام کرنے والے افراد کی بھیجی ہوئی رقوم کو خام قومی پیداوار میں شمار کرنا ضروری ہے۔

(3) خالص قومی پیداوار (Net National Product)

کسی ملک میں عملِ پیدائش کے دوران بے شمار مشینیں، موٹریں، آلات، عمارتیں اور گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ گھساؤ اور توڑ پھوڑ کا شکار ہوتی رہتی ہیں۔ ان کی مرمت و تجدید پر جو رقم خرچ کرنی پڑتی ہے اسے فرسودگی الاؤنس (Depreciation Allowance) یا صرف سرمایہ الاؤنس (Capital Consumption Allowance) کہتے ہیں۔

اگر خام قومی پیداوار کی مجموعی زری مالیت سے اشیائے سرمایہ کے توڑ پھوڑ یا شکست و ریخت پر اٹھنے والے اخراجات کو تفریق کر دیا

جائے تو حاصل شدہ آمدنی خالص قومی پیداوار کہلاتی ہے۔

خالص قومی پیداوار = خام قومی پیداوار - فرسودگی الاؤنس

فرسودگی الاؤنس چونکہ شکست وریخت کے اخراجات ہیں جو کہ مشینری، گاڑیوں، عمارتوں اور دیگر اشیائے سرمایہ کی توڑ پھوڑ کے سلسلہ میں برداشت کرنے پڑتے ہیں تا کہ ان کی قدر و مالیت ویسی کی ویسی (Intact) رہے۔ اس لئے یہاں اخراجات خام قومی پیداوار میں تو شامل ہوتے ہیں لیکن خالص قومی پیدوار میں شامل نہیں ہوتے۔

(4) قومی آمدنی (National Income)

قومی آمدنی سے مراد وہ کل رقم ہے جو کسی ملک کے عاملینِ پیدائش (مثلاً زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم) اپنی خدمات کے عوض سال بھر میں وصول کرتے ہیں۔ گویا زمین کا لگان۔ محنت کی اُجرت، سرمائے کا سود اور ناظم کا منافع جمع کر لینے سے قومی آمدنی حاصل ہو جاتی ہے۔

یاد رہے کہ قومی آمدنی بلحاظ عاملِ مصارف (Factor cost) بھی معلوم کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اگر خالص قومی پیداوار یا آمدنی سے بالواسطہ ٹیکس مثلاً ایکسائز اور کسٹم ڈیوٹی وغیرہ کو منہا کر دیا جائے اور اعانتیں (Subsidies) مثلاً حکومتی چھوٹ اور رعایات جمع کر دیں تو قومی آمدنی بلحاظ عاملِ مصارف حاصل ہو جاتی ہے۔

قومی آمدنی = خالص قومی پیدوار - بالواسطہ ٹیکس + اعانتیں

(5) شخصی آمدنی (Personal Income)

شخصی آمدنی ان تمام آمدنیوں کا مجموعہ ہے جو مختلف افراد سال بھر میں کماتے ہیں۔ گویا ملک کے سب افراد کو تمام ذرائع سے حاصل ہونے والی مجموعی آمدنی شخصی آمدنی کہلاتی ہے۔

یاد رہے شخصی آمدنی ہمیشہ قومی آمدنی سے کم رہتی ہے۔ کیونکہ قومی آمدنی ان تمام آمدنیوں کا مجموعہ ہوتی ہے جو کسی ملک کے افراد سال بھر میں کماتے ہیں۔ جبکہ شخصی آمدنی حاصل کرنے کیلئے کچھ رقوم قومی آمدنی سے تفریق کر دی جاتیں ہیں جو افراد نے کمائی تو ہوتی ہیں مگر ان میں تقسیم نہیں ہوتی۔ یہ رقوم درج ذیل اقسام کی صورت میں ہوتی ہیں۔

(1) مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے غیر منقسم شدہ منافع جات شخصی آمدنی میں شمار نہیں ہوتے۔

(2) سماجی تحفظ (Social security) کے تحت دی جانے والی امداد بھی شخصی آمدنی سے منہا کر دی جاتی ہے۔

(3) مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے منافع جات پر عائد کردہ حکومتی ٹیکس بھی شخصی آمدنی کا حصہ نہیں بن سکتے۔

لیکن کچھ ایسی سرکاری انتقالی ادائیگیاں جو قومی آمدنی میں تو شمار نہیں ہوتیں لیکن افراد کو حاصل ہوتی ہیں یعنی وہ رقوم جو بغیر کسی محنت اور مشقت کے حاصل ہوں مثلاً زکوٰۃ، خیرات، صدقات، وظائف، پنشن اور تحائف وغیرہ ان کا شمار شخصی آمدنی میں کیا جاتا ہے۔

شخصی آمدنی = قومی آمدنی - مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے غیر منقسم منافع جات - مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے منافع جات پر عائد کردہ حکومتی ٹیکس - سماجی فلاح و بہبود کے فنڈز کیلئے کٹوتیاں + انتقالی ادائیگیاں۔

(6) قابل تصرّف شخصی آمدنی (Disposable Personal Income)

قابل تصرف شخصی آمدنی سے مراد کسی شخص کی وہ آمدنی ہے جو وہ اپنے ذاتی ٹیکس ادا کرنے کے بعد اپنی مرضی سے خرچ کر سکتا ہے۔اس لئے اگر شخصی آمدنی میں سے افراد پر لگائے گئے براہِ راست ٹیکس مثلاً انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس وغیرہ منہا کر دیئے جائیں تو باقی قابلِ تصرف شخصی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

قابلِ تصرف شخصی آمدنی= شخصی آمدنی - براہ راست ٹیکس (انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس وغیرہ)۔

قابلِ تصرف شخص آمدنی چونکہ کل صرفی اخراجات اور بچت کے حجم کے برابر ہوتی ہے۔اس لئے

قابلِ تصرف شخصی آمدنی= کل صرفی خرچ+ بچت

گویا قابلِ تصرف شخصی آمدنی میں سے کل صرفی خرچ منہا کرنے پر شخصی بچت حاصل ہوتی ہے۔

قومی آمدنی کے مختلف تصورات کی فرضی اعداد وشمار سے وضاحت درج ذیل طریقے سے کی جاسکتی ہے۔

نمبر شمار	قومی آمدنی کے مختلف تصورات	زری مالیت (بلین روپے)
1	خام ملکی پیداوار	900
	جمع بیرون ممالک پاکستانی افراد کی بھیجی ہوئی رقوم	+60
2	خام قومی پیداوار	960
	منفی فرسودگی الاؤنس	-20
3	خالص قومی پیداوار	940
	منفی بالواسطہ ٹیکس	-10
	جمع حکومتی اعانتیں	+5
4	قومی آمدنی (عاملِ مصارف)	935
	منفی مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے غیر منقسم منافع جات	-20
	منفی مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے منافع جات پر ٹیکس	-15
	منفی سماجی تحفظ کی امداد کیلئے رقوم	-10
	جمع انتقالی ادائیگیاں	+20
5	شخصی آمدنی	910
	منفی براہ راست ٹیکس	-10
6	قابل تصرف شخصی آمدنی	900
	منفی لوگوں کا کل صرفی خرچ	-850
7	شخصی بچتیں	50 بلین روپے

8.4 فی کس آمدنی (Per Capita Income)

فی کس آمدنی سے مراد وہ رقم لی جاتی ہے جو ایک سال کے عرصہ میں اوسط ہر فرد کے حصہ میں آتی ہے۔ اگر کسی ملک کی کل آمدنی کو ملک کی کل آبادی پر تقسیم کر دیا جائے تو ہر شخص کے حصہ میں جو اوسط رقم آئے گی وہ فی کس آمدنی کہلاتی ہے۔

$$\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{کل قومی آمدنی}}{\text{کل آبادی}}$$

پاکستان اکنامک سروے 22-2021 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی فی کس آمدنی 1658.36 امریکی ڈالر سالانہ ہے۔

فی کس آمدنی کی مدد سے نہ صرف لوگوں کے معیارِ زندگی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے بلکہ دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی ترقی کا موازنہ بھی کیا جا سکتا ہے اگر کسی ملک کے افراد کی فی کس آمدنی زیادہ ہو تو وہاں کے لوگوں کا معیارِ زندگی بھی بلند ہوتا ہے۔ یعنی وہ ضروریاتِ زندگی کی تمام سہولیات اور آسائشات سے استفادہ کرتے ہیں لیکن اگر فی کس آمدنی کم ہو تو لوگوں کا معیارِ زندگی بھی پست ہوتا ہے۔

8.5 صَرفِ دولت (Consumption)

صَرفِ دولت تمام قسم کی معاشی سرگرمیوں کو سرانجام دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ معاشی اصطلاح میں صَرفِ دولت سے مراد افراد کی آمدنیوں کا وہ حصہ ہے جو اشیائے صارفین (Consumer's Goods) پر خرچ کر کے ان سے براہِ راست استفادہ کرتے ہیں۔ گویا لوگ اپنی آمدنی کا جو حصہ اپنی روزمرہ ضروریات زندگی کی اشیا و خدمات پر خرچ کرتے ہیں وہ صرف دولت کہلاتا ہے۔ کیونکہ صرف دولت کا انحصار براہ راست لوگوں کی آمدنیوں کے معیار پر ہوتا ہے۔ اس لیے آمدنی کے بڑھ جانے سے اشیا و خدمات پر صرف بھی بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا صرف دولت اور آمدنی کے درمیان اس باہمی تعلق کو تفاعلی شکل میں درج ذیل طریقے سے لکھا جاتا ہے۔

C = f(Y) (Consumption is a function of Y)

C = Consumption, Y = Income

یعنی صرفِ دولت آمدنی کا تفاعل ہے۔ جب آمدنی میں تبدیلی آتی ہے تو صرف دولت میں بھی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔ پس جب کوئی متغیر مقدار کسی دوسری متغیر مقدار پر انحصار کرتی ہے تو وہ اسکا تفاعل بن جاتی ہے اور ان دونوں کے درمیان تعلق کو تفاعلی رشتہ کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ صرفی اخراجات اور آمدنیوں کے درمیان پائے جانے والا تفاعلی رشتہ ایک تکثیری نوعیت کا تفاعل ہے جس کے مطابق آمدنی میں اضافے کے ساتھ لوگوں کے صرفی اخراجات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور اگر آمدنی کم ہو جائے تو صرفی اخراجات بھی کم ہو جاتے ہیں۔

صَرفی اخراجات کے عام طور پر دو اجزا ہوتے ہیں۔

(1) خود اختیار صرف (Autonomous Consumption)

اس سے مراد وہ صرفی اخراجات ہیں جو صفر آمدنی پر بھی برداشت کئے جاتے ہیں یا وہ اخراجات جو آمدنی سے متاثر نہ ہوں انہیں خود اختیار صرف کہتے ہیں۔

(2) ترغیب یافتہ صرف (Induced Consumption)

اس سے مراد وہ صرفی اخراجات ہیں جو آمدنی میں اضافے کے ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہیں اور آمدنی کم ہونے پر گھٹ جاتے ہیں گویا یہ وہ صرفی اخراجات ہیں جو براہِ راست آمدنی سے متاثر ہوتے ہیں۔

8.6 بچتیں (Savings)

بچتوں کا رجحان کسی ملک کی معاشی ترقی کیلئے بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ملک میں بچتوں کی شرح جتنی زیادہ ہوگی، سرمایہ کاری کی صورتحال اتنی ہی زیادہ حوصلہ افزاء ہوگی۔ گویا بچتوں کو معاشی ترقی کے عمل میں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔

بچت سے مراد آمدنی کا وہ حصہ ہے جو کسی فرد کے پاس تمام صرفی اخراجات کرنے کے بعد بچ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کی آمدنی 10 ہزار روپے ہے۔ وہ شخص 9 ہزار روپے روزمرّہ اخراجات کو پورا کرنے پر خرچ کر دیتا ہے تو بچ جانے والا ایک ہزار روپیہ اس شخص کی بچت کہلائے گا۔

بچت کا انحصار عام طور پر دو عوامل پر ہوتا ہے۔

1- بچت کرنے کی قوت (Power to Save) 2- بچت کرنے کا ارادہ (Will to Save)

صرفِ دولت کی طرح بچت کا انحصار بھی آمدنی (y) پر ہوتا ہے۔ آمدنی میں اضافہ سے بچتیں بڑھ جاتی ہیں اور آمدنی کم ہونے سے بچتیں گھٹ جاتی ہیں گویا بچت آمدنی کا تکثیری تفاعل ہے جسے درج ذیل صورت میں لکھا جا سکتا ہے۔

$S= f(Y)$ Saving is a function of income

S=Saving, Y=income

یعنی بچتیں آمدنی کا تفاعل ہیں جب آمدنی میں تبدیلی آتی ہے تو بچتوں میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔

8.7 سرمایہ کاری (Investment)

کسی ملک کی معاشی ترقی میں سرمایہ کاری کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ جس قدر سرمایہ کاری زیادہ ہوگی اسی قدر قومی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ یاد رہے کہ سرمایہ کاری کا انحصار بچتوں پر ہوتا ہے اس لیے جس ملک میں جتنی زیادہ بچتیں ہوں گی اتنی ہی زیادہ سرمایہ کاری کے مواقع پیدا ہوں گے اور معاشی ترقی کی رفتار تیز ہو سکے گی گویا سرمایہ کاری سے مراد، افراد کی بچائی ہوئی رقوم کو ایسے کاموں میں لگانا جہاں سے انہیں مزید آمدنی حاصل ہونے کی امید ہو۔ یاد رہے سرمایہ کاری کا مطلب نئے مکان کی تعمیر کر کے بیچنا، کوئی فیکٹری بنانا نئی کار خرید کر کرائے پر چلانا ہے۔ مگر پرانے گھر کی مرمت کر کے بیچنا یا پرانی گاڑی کرائے پر چلانا سرمایہ کاری کے زُمرہ میں نہیں آئے گا پس سرمایہ کاری سے مراد حکومت عام کاروباری افراد اور لوگوں کی طرف سے نئی پیدا کردہ سرمائے کی اشیا کا خریدنا ہے۔

سرمایہ کاری کی درج ذیل دو اہم اقسام ہیں۔

(1) خود اختیار سرمایہ کاری (Autonomous Investment)

اس سے مراد وہ سرمایہ کاری ہے جو آمدنی (Y) میں تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتی بلکہ جوں کی توں رہتی ہے۔ مثال کے طور پر سڑکوں کی تعمیر، ڈیم کی تعمیر، تعلیمی اداروں کی تعمیر وغیرہ پر اُٹھنے والی سرمایہ کاری خود اختیار سرمایہ کاری کہلاتی ہے۔

(2) ترغیب یافتہ سرمایہ کاری (Induced Investment)

ایسی سرمایہ کاری جو آمدنی میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ یعنی آمدنی بڑھنے سے ترغیب یافتہ سرمایہ کاری بڑھ جاتی ہے اور اس کے برعکس آمدنی گھٹ جانے سے کم ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر جب جاپان میں پہلی مرتبہ کاریں بنانے کا کارخانہ قائم کیا گیا تو یہ خود اختیار سرمایہ کاری تھی لیکن جب لوگوں کی آمدنیاں بڑھنے سے کاروں کی طلب میں اضافہ ہوا تو کاروں کی پیداوار میں اضافہ کرنے کیلئے جو سرمایہ کاری کی گئی وہ ترغیب یافتہ سرمایہ کاری کے زمرے میں آتی ہے۔

☆☆☆

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- قومی آمدنی بنیادی طور پر کس کا مجموعہ ہوتی ہے؟

(الف) اشیاوخدمات کی زری مالیت (ب) ملک میں دستیاب قدرتی وسائل

(ج) حکومتی ٹیکسوں سے حاصل شدہ آمدنی (د) زرعی اور صنعتی پیداوار کی مالیت

ii- درج ذیل میں سے کونسی فی کس آمدنی کہلاتی ہے؟

(الف) فی فرد سالانہ آمدنی (ب) فی گھرانہ سالانہ آمدنی

(ج) فی گھرانہ ماہانہ آمدنی (د) فی فرد ماہانہ آمدنی

iii- خالص قومی پیداوار حاصل کرنے کیلئے خام قومی پیداوار سے کیا منہا کیا جاتا ہے؟

(الف) بالواسطہ ٹیکس (ب) حکومتی اعانتیں

(ج) فرسودگی الاؤنس (د) انتقالی ادائیگیاں

iv- درج ذیل میں سے کس کا تعلق شخصی آمدنی سے ہے؟

(الف) تعلیمی وظائف سے حاصل شدہ آمدنی (ب) زکوٰۃ میں دی جانے والی رقوم

(ج) تحائف سے حاصل شدہ آمدنی (د) کلرک کی حاصل کردہ آمدنی

v- کسی ملک میں سرمایہ کاری کا انحصار کس بات پر ہوتا ہے؟

(الف) موسمی اتار چڑھاؤ (ب) کاروباری حالات پر

(ج) ملکی بچتوں (د) صرفِ دولت

سوال نمبر 2۔ درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجئے۔

i- فی کس آمدنی معلوم کرنے کیلئے ملک کی کل آمدنی کو.................. پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

ii- عاملینِ پیدائش کی آمدنیوں کا مجموعہ ہمیشہ اشیاوخدمات کی.................. کے برابر ہوتا ہے۔

iii- کسی ملک کے عوام کے معیارِ زندگی کا اندازہ.................. سے کیا جاسکتا ہے۔

iv- بے روزگار اور حاجت مند افراد کو بغیر محنت کے جو رقم حکومت کی طرف سے ملتی ہے اسے.................. کہتے ہیں۔

v- آلاتِ سرمایہ کی توڑ پھوڑ کے سلسلے میں برداشت کئے جانے والے اخراجات.................. کے اخراجات کہلاتے ہیں۔

سوال نمبر 3۔ کالم (الف)اور کالم (ب) میں دیئے گیے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
ذہنی وجسمانی مشقت کا صلہ	حکومتی رعایات ہیں۔	
فی کس آمدنی =	زکوٰۃ، تحائف وغیرہ ہیں۔	
اعانتیں	آمدنی ہے۔	
انتقالی ادائیگیاں	$\frac{\text{کل قومی آمدنی}}{\text{کل آبادی}}$	
بلا معاوضہ خدمات جیسے	اپنے کپڑے خود استری کر لینا ہے۔	

سوال نمبر4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i- شخصی آمدنی سے کیا مراد ہے؟

ii- خام ملکی پیداوار اور خام قومی پیداوار میں کیا فرق ہے؟

iii- خالص قومی آمدنی سے کیا مراد ہے؟

iv- آمدنی اور انتقالی ادائیگیوں میں فرق بیان کیجیے۔

v- قابل تصرت شخصی آمدنی سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر5۔ درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات تحریر کریں۔

i- قومی آمدنی کی تعریف کیجیے۔

ii- قومی آمدنی کے مختلف تصورات کی وضاحت کریں۔

iii- فی کس آمدنی سے کیا مراد ہے؟ نیز انتقالی ادائیگیوں اور فرسودگی الاؤنس کی معاشی ماہیت بیان کیجیے۔

iv- درج ذیل معاشی اصطلاحات کی وضاحت کیجئے اور ان کا آپس میں تعلق مثالوں سے واضح کیجیے۔

(الف) صرفِ دولت

(ب) بچت

(ج) سرمایہ کاری

☆☆☆